

اپنے کف دست پر اختر سوختہ قیس سے نسبت دیجے

رکھ کر مجھ سے کہا کہ اس کی کچھ تشبیہات نظم

خال مشکین رخ و لکش یلی کہیے

کیجیے میں نے بیٹھے حجر الاسود دیوار حرم کیجیے فرض

بیٹھے نو دس شعر کا نافر، آہوے بیابان ختن کا ، کہیے

قطعہ لکھ کر ان کو دیا وہ

صلے میں وہ ڈلی ان وضع میں اس کو سمجھ لیجیے قاف تریاق

سے لی“

رنگ میں سبزہ نو خیز مسیحا کہیے

چھ شعر اس قطعے سے نقل کرنے

صومعے میں اسے مٹھرائیے گر مہر نماز

کے بعد فرماتے ہیں: ”غرض کہ میں

میکدے میں اسے خشت خم صہبا کہیے

بائیں پھتیاں ہیں۔ کیوں اسے قفل در گنج محبت لکھیے

اشعار سب کب یاد آتے ہیں۔“

کیوں اسے نقطہ پر کار تمتا کہیے

فواجہ حالی ، کیوں اسے گوہر نایاب تصور کیجے

نے ”یادگار غالب“ کیوں اسے مرد مک دیدہ عنقا کہیے

میں لکھا ہے :-

شکستہ میں جبکہ نواب کیوں اسے تلمۂ پیراہن یلی لکھیے

ضیاء الدین احمد خاں مرحوم کلکتہ گئے ہوئے

کیوں اسے نقش پئے ناقہ سلمی کہیے

نقحہ مولوی محمد عام بندہ پرور کے کف دست کو دل کیجیے فرض

مرحوم نے ، جو کلکتہ اور اس چکنی سباری کو سویدا کہیے